114656 ـ فریب کے ساتھ دادا کی کتابیں لے کر استفادہ کرنے کا حکم

سوال

میرے دادا جان اپنے مال میں بہت بخیل ہیں.. اور ان کے پاس کچھ مفید کتابیں ہیں جو انہوں نے جوانی کی حالت میں خردي تھیں.. ان میں کچھ کتابیں تو ایسی ہیں جو اب مارکیٹ میں ملتی ہی نہیں، اور مفید بھی ہیں.. میں طالب علم ہوں اور ان کتابوں سے استفادہ کرنا چاہتا ہوں، اور وہ مجھے روکتے ہیں، تو کیا میرے لیے چوری چھپے فریب سے وہ کتابیں لیکر اپنے پاس رکھنا اور استفادہ کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

چوری یا غصب یا اڑا کر کسی دوسرے کے مال پر زیادتی کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی کسی کی اجازت کے بغیر اس کا مال اور چیز لی جا سکتی ہے، چاہے وہ عاریتا ہی حاصل کی جائے، اور کتابوں کا حکم بھی باقی اموال کی طرح ہی ہے، اسی لیے جمہور علماء کرام نے اسے چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹنے کا کہا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر اس نے مصحف یعنی قرآن مجید چرایا تو ابو بکر اور قاضی کہتے ہیں اس میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے...

اور ابو الخطاب نے ہاتھ کاٹنے کو اختیار کیا ہے، اور کہا ہے: امام احمد کی کلام کا ظاہر یہی ہے، امام احمد سے علمی کتاب چرا کر پڑھنے والے کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

ہر وہ چیز جس کی قیمت تین درہم تك پہنچ جائے اس میں ہاتھ کاٹا جائیگا.

چوری کے متعلق عمومی آیت کی بنا پر امام مالك اور شافعی اور ابو ثور اور ابن منذر کا قول بھی یہی ہے...

اور ہمارے اصحاب کے ہاں کتب فقہ اور کتب حدیث اور باقی سارے علوم شریعہ کی کتب چرانے میں ہاتھ کاٹنے کے وجوب میں کوئی اختلاف نہیں " انتہی مختصرا.

دیکھیں: المغنی (9 / 98).

اور الموسوعة الفقهية ميں درج ہے:

" مالكيہ، شافعيہ، حنابلہ اور احناف سے ابو يوسف كا مسلك ہے كہ جس نے بھى مفيد كتاب چورى كى اس پر حد جارى ہو گى، مثلا تفسير اور حديث اور فقہ وغيرہ علم كى كتاب جب مسروقہ كى قيمت نصاب تك پہنچ جائے " انتہى

ديكھيں: الموسوعة الفقهية (34 / 193).

اس ليے آپ كے ليے يہ كتابيں اڑانا اور دھوكہ و فريب سے حاصل كرنا جائز نہيں، اور نہ ہى آپ يہ كتابيں اپنى ملكيت ميں ركھ سكتے ہيں، بلكہ آپ كو داد سے اجازت لينا چاہيے، اگر تو وہ آپ كو اجازت دے ديں تو ٹھيك، وگرنہ آپ كو يہ كتابيں لينے كا كوئى حق نہيں.

اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" كسى بھى شخص كا مال اس كى رضامندى كے بغير حلال نہيں "

مسند احمد حديث نمبر (20172) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح الجامع حديث نمبر (7662) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور پھر طلب علم كے ليے يہى ايك طريقہ نہيں رہ گيا كہ دوسروں كى كتابيں اڑائى جائيں، بلكہ آپ اپنے داد كے ساتھ اس پر متفق ہو سكتے ہيں كہ اس كے گھر جا كر يہ كتابيں پڑھ ليں اور مطالعہ كريں، اور وہاں سے لے كر نہ جائيں.

يا پھر عام لائبريرى جائيں ان شاء اللہ آپ كو بہت سارى مفيد كتابيں مل جائينگي.

واللہ اعلم .